Riphah Journal of Islamic Thought & Civilization
Published by: Department of Islamic Studies,
Riphah International University, Islamabad
Email: editor.rjitc@riphah.edu.pk
Website: https://journals.riphah.edu.pk/index.php/jitc
ISSN (E): 3006-9041 (P): 2791-187X

تحدیدِ جنس کے روایتی اور جدید طریقے: فقہ اسلامی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Traditional and Modern Methods of Gender Determination: An Analytical Study in the Light of Islamic Jurisprudence

صباح ناز [i]
ریاض احمد سعید [ii]

Abstract

Gender determination has evolved significantly over time, transitioning from traditional observational methods to advanced modern scientific techniques. This study explores the methodologies of gender identification, comparing traditional cultural practices with contemporary medical technologies, such as ultrasound and genetic testing. Furthermore, the research examines these methods through the lens of Islamic jurisprudence, evaluating their ethical, legal, and theological implications. This study has adopted the analytical approach to reach on the conclusion. The study underscores the importance of aligning technological advancements with the principles of Shariah, addressing concerns of privacy, morality, and societal impact. By bridging traditional knowledge and modern science, this research provides a comprehensive understanding of gender determination practices and their alignment with Islamic values.

Keywords: *Gender determination, Fetus sex, medical embryology, Islamic jurisprudence, traditional methods, modern technology, ethical implications*

[i] لیکچرار، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد
[ii] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد

تمہید:

اولاد کے حصول کی خواہش کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے شادی کے پاکیزہ اور پائیدار رشتے کے ذریعے مرد اور عورت کے اکٹھے ہونے کا ایک فطری طریقہ قائم کیا ہے۔ اولاد کو اللہ کی نعمت اور فضل سمجھا جاتا ہے۔ جدید سائنس کی ترقی کے ساتھ، انسانوں نے قدرتی طریقوں کو نظرانداز کرتے ہوئے، طبّی طریقہ کار کے ذریعے مصنوعی حمل کی تکنیک تیار کی ہے۔ ایسے ہی ایک طریقہ میں جنین کی جنس تبدیل کرنا شامل ہے۔ کچھ تکنیکوں کا مقصد رحم میں پیدا ہونے والی مخصوص جنسوں کو ختم کرنا ہوتا ہے، جبکہ دیگر میں والدین کی ترجیح کے مطابق جنین بنانا شامل ہوتا ہے۔ تحدید جنس سے مراد یہ ہے کہ جدید طبّی طریقوں کے ذریعے مرد کے نطفہ کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس سے پیدا ہونے والی ایک مخصوص جنس، بیٹا یا بیٹی ہو۔ یعنی جدید طبّی ٹیکنالوجی کے ذریعے مرد کے جرثومہ کو اپنی من پسند جنس کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے اور بعض اوقات جینیاتی بیماریوں کی وجہ سے طبّی تحدید کی صورت میں حمل کے دوران مختلف جنسوں کی نشوونما ہو رہی ہوتی ہے اس طرح جنس کی تعین کے کئی مراحل متعین ہوتے ہیں، جنھیں بالعموم عمومی اور طبّی و جدید طریقے کہا جاتا ہے عمومی اور غیر طبّی طریقے زمانہ قدیم اور عصر حاضر میں عام طور پر مستعمل اور شائع ہیں جنین کی جنس کا تعین کرنے کے لیے خوراک، کیمیائی دھلائی، اور بیضہ دانی کے بعد جنسی ملاپ کے وقت کو قدرتی طریقے سمجھا جاتا ہے جنین کی جنس کا انتخاب کرنے کے میڈیکل طریقے جدید اعتبار سے اختیار کئے جاتے ہیں طبّی مداخلت کی اجازت صرف اس صورت میں دی جاتی ہے جب کوئی طبّی ضرورت ہو، جیسے کہ موروثی بیماریاں جو صرف مردوں یا عورتوں کو متاثر کرتی ہیں۔ بعض صورتوں میں، جیسے کہ جب بیوی نے متعدد بیٹیوں کو جنم دیا ہو اور اس کے شوہر کو بیٹے کی ضرورت ہو، جنسی تناسب میں توازن قابل قبول ہو سکتا ہے۔ تاہم، طریقہ کار انجام دینے والے مراکز کو یہ یقینی بنانے کے لیے ریکارڈ رکھنا چاہیے کہ وہ صرف ایک جنس کا انتخاب نہیں کر رہے ہیں۔ جنس کی تبدیلی کی کچھ تکنیکوں کا مقصد رحم میں پیدا ہونے والی مخصوص جنسوں کو ختم کرنا ہوتا ہے یا والدین کی ترجیح کے مطابق جنین بنانا شامل ہوتا ہے۔ زیر نظر مقالہ ان طریقوں کی تفصیل اور اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت پر مشتمل ہے۔

جنین کا معنی و مفہوم:

عربی لغت میں جس کلمہ کے حروف اصلی میں جیم اور نون ہو، اس میں خفا اور پوشیدگی کا مفہوم پایا جاتا ہے جیسا کہ جنت، جہنم، جن وغیرہ۔ اسی طرح جنین کے مفہوم میں بھی خفا اور پوشیدگی کا عنصر پایا جاتا ہے کہ اس سے مراد وہ شئے ہے جو ماں کے رحم میں قرار پاتی ہے اور اس میں چھپی ہوتی ہے۔ جنین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے اہل لغت بیان کرتے ہیں کہ:

"الولد ما دام في البطن ، الجنين كل مستور وسمي الجنين جنيناً ؛ لأنه استجن في البطن أى استتر واختفى"[1]

(جنین سے مراد) وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں موجود ہو، جنین ہر چھپی ہوئی چیز ہے، اس لیے جنین کہتے ہیں کہ یہ پیٹ میں پوشیدہ اور مخفی ہوتا ہے۔

فقہائے کرام کے ہاں جنین کا مفہوم:

فقہائے کرام نے جنین کا جو مفہوم مراد لیا ہے اس میں اگرچہ جنین کے لغوی معنٰی کا لحاظ کیا گیا ہے تاہم اسقاط، تخلیق اور نفخ روح کے اعتبار سے فقہائے اربعہ کے ہاں جنین کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ فقہائے حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ: جنین سے مراد وہ بچہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے اور اس کے ظہور کے لیے بعض (اعضاء) کی تخلیق بھی کافی ہے جیسا کہ ناخن، بال وغیرہ۔[2] فقہائے شافعیہ کا کہنا یہ ہے کہ: جنین سے مراد وہ شئے ہے جو پیٹ میں ہوتی ہے اور کم سے کم مقدار جس پر جنین کا اطلاق ہو سکتا ہے، یہ ہے کہ مضغہ اور علقہ سے جدا ہو کر آدمی کی خلقت کا کچھ حصہ نمودار ہو چکا ہے جیسا کہ انگلی، ناخن، آنکھ وغیرہ۔[3] فقہاے مالکیہ بیان کرتے ہیں کہ مضغہ اور علقہ سے جو کچھ نمودار ہوتا ہے یا کم از کم جس سے بچہ ہونا معلوم ہو سکے وہ جنین ہے۔[4] فقہائے حنابلہ کے ہاں جس سے آدمی کی خلقت ظاہر ہو رہی ہوا گرچہ کم ہی ہو وہ جنین ہے۔[5]

اگر ان تعریفوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ فقہائے حنفیہ و شافعیہ کے ہاں ایسی خلقت جو مضغہ اور علقہ تو ہے لیکن اس میں کوئی خلقت کم یا زیادہ ظاہر نہیں ہو رہی تو وہ جنین نہیں ہے، اسی طرح حنابلہ کی بیان کردہ تعریف کے مطابق محض نطفہ اور علقہ پر جنین کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم مالکیہ نے جو تعریف بیان کی ہے اس کے مطابق جنین، مضغہ اور علقہ کو بھی شامل ہے، اس لیے یہ تعریف جامع اور زیادہ مناسب ہے۔

اہل طب کے ہاں جنین کا مفہوم:

اہل طب کے ہاں جنین کا مفہوم یہ ہے کہ: مرد کے جرثومے سے عورت کے بیضہ کی بار آوری ہونا، پھر اس کی تشکیل کے آغاز سے لے کر پیدائش تک تقسیم اور بڑھنے کا عمل۔[6]

علم الجنین کے ماہرین کے ہاں جنین سے مراد وہ مدت ہے جو بیضہ کے اندر جرثومہ کی بار آوری کے بعد الگ تھلگ ہونے اور آٹھویں ہفتے کے اختتام کے درمیان ہوتی ہے۔[7]

تحدیدِ جنس کا مفہوم:

جنس کی تحدید سے مراد یہ ہے کہ جدید طبّی طریقوں کے ذریعے مرد کے نطفہ کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس سے پیدا ہونے والی ایک مخصوص جنس، بیٹا یا بیٹی ہو۔[8] یعنی جدید طبّی ٹیکنالوجی کے ذریعے مرد کے جرثومہ کو اپنی من پسند جنس کے حصول کے لیے استعمال کرنے کا نام "تحدیدِ جنس" ہے۔ عام طور پر اس کو "جنس اجتماعی کی تحدید" کا نام دیا جاتا ہے اور یہی صورت زیادہ متعارف ہے۔

طب کے میدان میں جنس کی تحدید کی ایک اور صورت بھی ہے جس کا اصل سبب یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات حمل کے دوران مختلف جنسوں کی نشو ونما ہو رہی ہوتی ہے، یہ اختلاف جینیاتی بیماریوں یا جنین کی وفات کا بھی باعث بن سکتا ہے اس لیے اس صورت میں بھی جنس کی تحدید کی جاتی ہے جس کو "طبّی تحدید" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔(9)

جنس کی تحدید کے مراحل:

جنس کی تعین کے تین مراحل ہوتے ہیں، پہلی صورت جس کو کروموسومی کہا جاتا ہے کہ مرد کے جرثومہ میں پائے جانے والا (Y) کروموسوم غالب آجائے تو بچہ کی جنس جنم لے لیتی ہے اور اگر عورت کا (X) کروموسوم غالب آجائے تو بچی کی جنس تشکیل پا جاتی ہے۔

دوسری صورت کو غدودی کہا جاتا ہے، جو بار آوری کے چھٹے اور ساتویں ہفتے میں ہوتی ہے، جنین میں تولیدی غدود کے خلیات اس کی زندگی کے تیسرے ہفتے میں نمودار ہوتے ہیں، پھر یہ خلیات پانچویں ہفتے میں حدبہ تناسل میں منتقل ہو جاتے ہیں، لیکن چھٹے ہفتے کے مکمل ہونے اور ساتویں ہفتے میں داخل ہونے سے پہلے جنین میں غدود کی شناخت نہیں ہو پاتی، کیونکہ اس سے پہلے وہ واضح نہیں ہوتے ہیں لہذا غدود کی تشکیل لقاح کے بیالیس دن بعد ہی مکمل ہوتی ہے، جبکہ داخلی اور خارجی تناسلی اعضاء کی تشکیل جلد ظاہر ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے کیونکہ خارجی تناسلی اعضاء جلد سے بنتے ہیں(10)۔ اسی صورت کو حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ:

(إذا مر بالنطفة ثنتان، واربعون ليلة، بعث الله إليها ملكا، فصورها، وخلق سمعها، وبصرها، وجلدها، ولحمها، وعظامها، ثم قال: يا رب اذكر ام انثى؟ فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب اجله؟ فيقول ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب رزقه؟ فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده، فلا يزيد على ما امر ولا ينقص)(11)

"جب نطفے پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور ہڈی بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! یہ مرد ہو یا عورت، پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی روزی کیا ہے؟ پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کچھ نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔"

اس کے بعد تیسرا مرحلہ آتا ہے جس میں مذکر و مؤنث اجناس کے اعضاء تناسلیہ ظاہری و باطنی سامنے آتے ہیں جیسا کہ اندام نہانی، رحم کی نالیاں، شرمگاہ وغیرہ اور مرد میں پروسٹیٹ غدود وغیرہ۔ یہ تمام اعضاء نویں ہفتے تک واضح نہیں ہوتے، بارہویں ہفتے میں جا کر ظاہر ہوتے ہیں۔(12)

جنین کی جنس متعین کرنے کے طریقے:

جنس کی تحدید کے لیے استعمال ہونے والے طریقوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (1) عمومی اور غیر طبّی طریقے (2) طبّی وجدید طریقے

عمومی اور غیر طبّی طریقے:

عمومی یا غیر طبّی طریقوں سے مراد وہ طریقے ہیں جو زمانہ قدیم اور عصر حاضر میں عام طور پر مستعمل ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

1. رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر کسی مخصوص جنس کے حصول کی دعا کرنا جیسا کہ مختلف انبیائے کرام کی دعاؤں کا قرآن کریم نے بھی تذکرہ کیا ہے۔[13] یہ طریقہ سب سے زیادہ مؤثر اور شریعت اسلامی کے مزاج کے عین مطابق ہے۔
2. ایک مخصوص منصوبہ بندی کے مطابق مخصوص خوراک کو اپنانے سے بچہ دانی کو اس طرح تیار کیا جاسکتا ہے کہ جس سے اس میں موجود مادوں کے تناسب میں اضافہ ہوتا ہے اور دیگر مادوں کا تناسب کم ہوتا ہے جس کے نتیجے میں مطلوبہ جنس کے ساتھ بارآوری ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ غذا جو پوٹاشیم اور سوڈیم پر مرکوز ہو، لڑکوں کے پیدا ہونے کے امکانات کو بڑھاتی ہے اور وہ غذا جو میگنیشیم اور کیلشیم کے نمکیات پر مبنی ہو، لڑکیوں کے پیدا ہونے کے امکانات کو بڑھاتی ہے۔
3. بیوی کے ساتھ مباشرت کے وقت کو بیضہ دانی کے وقت کے ساتھ ہم آہنگ کرنا مثلاً اگر مباشرت بیضہ دانی کے فوراً بعد ہو تو لڑکے کی پیدائش کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔
4. بعض اوقات مخصوص ہارمونز کے استعمال سے مطلوبہ جنس کے حصول کو ممکن بنایا جاتا ہے۔ اس طریقے میں بیوی کو ہارمونز کے انجکشن دیے جاتے ہیں جیسے کہ ٹیسٹوسٹیرون ہارمون لڑکوں کی پیدائش میں معاون ہوتا ہے اور بیضہ دانی کی تحریک کرنے والے ہارمونز لڑکیوں کی پیدائش میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔
5. وقت کو مہینوں کے حساب سے ترتیب دینا اور حسابی طریقہ جنین کی جنس متعین کرنے کا ایک ذریعہ ہے، دراصل یہ جنین کی جنس، اس کی ماں کی عمر، جنین کی عمر اور حمل کے مہینے کے درمیان فلکی تعلق پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ یہ ایک پیچیدہ طریقہ ہے جو فلکی فرضیات پر مبنی ہے اور اس کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں ہے۔
6. چاند کے دورانیے کی بنیاد پر معاشرت کا وقت مقرر کرنا، یعنی چاند کے ظاہر ہونے کے پہلے پانچ دنوں کو لڑکے کی پیدائش کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے جبکہ اس کے بعد کے پانچ دن لڑکی کی پیدائش کے لیے مناسب مانے جاتے ہیں اس طریقہ کے بھی سائنسی طور پر کوئی حقیقت نہیں ہے۔[14]

7. عورت کے حیض کے بعد بار بار ہمبستری کرنا اور بیضہ دانی کے وقت سے دو یا تین دن پہلے رک جانا لڑکی پیدا ہونے کے امکان کو بڑھاتا ہے جبکہ حیض کے بعد بیضہ دانی تک ہمبستری سے اجتناب کرنا لڑکا پیدا ہونے کے امکان کو بڑھاتا ہے۔[15]

طبّی طریقے:

جنین کی جنس کا انتخاب کرنے کے میڈیکل طریقے درج ذیل ہیں:

1. پری امپلانٹیشن جینیٹک ڈائیگنوسس(Preimplantation Genetic Diagnosis PGD)یہ طریقہ آئی وی ایف (IVF)میں استعمال کیا جاتا ہے(IVF (In Vitro Fertilization ایک کثیر مرحلہ وار تولیدی ٹیکنالوجی ہے جس میں انڈے کی حوصلہ افزائی، بازیافت، لیبارٹری فرٹیلائزیشن اور منتقلی شامل ہے جنین تشکیل پا جانے کے بعد اس کے جینیاتی مواد کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور منتخب شدہ جنس کے اجزاء کو ماں کے رحم میں منتقل کیا جاتا ہے۔

2. مائیکرو سورٹ(MicroSort):اس طریقہ میں اسپرم کو ایک خاص فلوروسینٹ ڈائی کے ذریعے الگ کیا جاتا ہے۔ لڑکی کے اسپرم (X کروموسوم) اور لڑکے کے اسپرم (Y کروموسوم) کو الگ کیا جاتا ہے اور مطلوبہ جنس کے اسپرم کو آئی یو آئی (IUI (Intrauterine insemination کے دوران، سپرم کو براہ راست مادہ کے رحم میں داخل کیا جاتا ہے یا آئی وی ایف(IVF) کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔[16]

According to of PMC
The eggs are fertilized in the laboratory using the father's sperm in a technique called in vitro fertilization (IVF)

"ان وٹرو فرٹیلائزیشن تکنیک میں والد کے سپرم کا استعمال کرتے ہوئے لیبارٹری میں انڈوں کو فرٹیلائز کیا جاتا ہے"[17]

3. ایریکسن میتھڈ(Ericsson Method)اس طریقہ میں اسپرم کو ایک خاص طریقے سے فلٹر کیا جاتا ہے تاکہ Y کروموسوم (لڑکے) یا X کروموسوم (لڑکی) والے اسپرم کو الگ کیا جا سکے پھر منتخب اسپرم کو آئی یو آئی(IUI) یا آئی وی ایف(IVF) کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔

4. پریکنسی ٹائمینگ(Preconception Timing Methods)کچھ طریقے بھی استعمال کیے جاتے ہیں جن میں ہمبستری کا وقت بیضہ دانی کے دنوں کے حساب سے طے کیا جاتا ہے۔ مثلاً شیٹلز میتھڈ(Shettles Method)کے مطابق بیضہ دانی سے پہلے ہمبستری کرنا لڑکی کے امکان کو بڑھا سکتا ہے اور بیضہ دانی کے دن ہمبستری کرنا لڑکے کے امکان کو بڑھا سکتا ہے۔

ان طریقوں کے استعمال سے جنین کی جنس کا انتخاب تو کیا جا سکتا ہے تاہم ہر جگہ یہ سہولیات دستیاب نہیں ہوتیں اگر ہوں تو بعض اوقات قانون استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتاہاں اتنا ضرور ہے کہ عصر حاضر میں جنین کی جنس کے انتخاب کے لیے مذکورہ بالا طریقوں کی سہولیات موجود ہیں۔

جنس کے انتخاب کے لیے چند اصول وضوابط:

جنس کے انتخاب کے لیے اگرچہ قدیم وجدید مختلف طریقے استعمال ہوتے ہیں تاہم اس کے کچھ اصول وضوابط ہیں، جو ہر جگہ مد نظر رکھے جاتے ہیں جیسا کہ:

1. جنس کی تحدید کے لیے کوئی طبّی، معاشرتی، اقتصادی اور شرعی ضرورت ہو۔
2. والدین کی رضامندی ہو، اگر کسی ایک کی خواہش نہ ہو تو اسے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔
3. علاج معالجہ کے دوران مکمل طور پر تسلی کر لی گئی ہو کہ علاج کرنے والا طبیب اپنے کام میں ماہر اور دیانت دار ہے، تاکہ جنس کی تعیین کے دوران کسی غیر کا جرثومہ یا بیضہ شامل ہونے کا کوئی امکان نہ ہو۔
4. طبّی اداروں اور ہسپتالوں کے اندر ستر عورت کا خوب خیال رکھا جائے علاج کے وقت صرف اتنا ستر کھولا جائے جتنی ضرورت و حاجت ہو تاکہ کسی بھی قسم کے فتنہ سے بچا جاسکے۔
5. طبّی اداروں اور ہسپتالوں کے اندر مکمل قانون سازی کی گئی ہو کہ انساب کی حفاظت کا خوب اہتمام ہوگا ہر ایک شخص کا مکمل ریکارڈ ہوگا تاکہ کسی بھی موقع پر اگر کسی چیز کی تسلی کرنی ہو تو آسانی کی جاسکے۔

تحدید جنس اور عقائد اسلام:

جنس کی تحدید ہو یا کوئی بھی ایسا مسئلہ جس کا تعلق مشیت وارادہ الٰہی سے ہو، ایسے تمام مسائل علم الکلام اور علم العقائد میں زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ انسانی جنس کی تعیین بھی من جملہ علم غیب اور رب تعالیٰ کی مشیت سے متعلق ہے اس لیے علمائے کرام کا اس حوالے سے بھی اختلاف ہوا ہے کہ کیا جنس کی تعیین و تحدید شریعت اسلامی کے بنیادی عقیدہ یعنی علم غیب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، میں شامل ہے یا نہیں؟

اس حوالے سے دو قسم کی آراء پائی جاتی ہیں: ایک رائے یہ ہے کہ جنس کی تحدید دراصل رب تعالیٰ کی مشیت وارادہ اور اس کے علم غیب میں دخل اندازی کے مترادف ہے، لہٰذا یہ جائز نہیں ہے۔[18]

دوسری رائے یہ ہے کہ جنس کی تحدید رب تعالیٰ کی مشیت وارادہ میں دخل اندازی نہیں ہے، اس لیے ایسا کرنا چند شرائط[19] کے ساتھ جائز ہے۔[20]

عدم جواز کے قائلین کے دلائل:

ان حضرات کی دلیل قرآن کریم کی وہ مشہور آیت ہے جس میں چند مخصوص اشیاء کے وجود سے متعلق علم غیب کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلۡغَيۡثَ وَيَعۡلَمُ مَا فِي ٱلۡأَرۡحَامِۖ﴾(21)

بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، نزول بارش وہی کرتا ہے اور رحم مادر میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

(مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها إلا الله: لا يعلم ما تغيض الارحام إلا الله، الخ)(22)

"غیب کی پانچ کنجیاں ہیں، جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، الخ۔"

عدم جواز کے قائلین کے مطابق سورہ لقمان کی آیت اور آپ ﷺ کی حدیث کا مضمون واضح ہے کہ رحم مادر میں جو کچھ ہے اس کا علم صرف رب تعالیٰ کو ہے، لہذا اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے بھی رحم مادر میں موجود جنین کا علم ہے تو یہ صریح نصوص کے منافی ہے۔(23)

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ نصوص شرعیہ میں ذات باری تعالیٰ کے جس علم کی بات ہو رہی ہے وہ ان حضرات کے قول سے بڑھ کر ہے۔ جنین کی تحدید جنس تو رب تعالیٰ کے علم کا ایک ادنیٰ سا حصہ ہے ورنہ نصوص میں ذکر ہونے والے کلمہ "ما" میں جو عموم ہے اس میں بے شمار امور موجود ہیں جیسا کہ جنین کا قابل ولادت ہونا یا نہ ہونا، جنین کا نیک و بد ہونا، ذہین و فطین یا غبی و کند ذہن ہونا، مالدار و صاحب ثروت اور مسکین و فقیر ہونا، عمر کا دراز یا کم ہونا وغیرہ۔(24)

ماحصل یہ کہ نصوص میں رب تعالیٰ کے جس علم کی بات ہو رہی ہے اس کا مفہوم بہت وسیع ہے، اس میں سے اگر انسان کو جنین کی تذکیر و تانیث کا علم ہو بھی گیا ہے تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ ایسا کرنا رب تعالیٰ کے ارادہ و مشیت میں دخل اندازی ہے یا اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔

عدم جواز کے قائلین کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر جنین کی تحدید کی اجازت دے دی جائے تو اس سے مشیت خداوندی اور ارادہ ربانی باقی نہیں رہتا، بایں صورت کہ نسل انسانی کے افزائش میں رب تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت ایک نظام قائم کیا ہے جس میں مرد و خواتین کی ایک مناسب مقدار جاری و ساری رہتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

لِّلَّهِ مُلۡكُ السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ(25)

آسمانوں اور زمین میں تمام بادشاہی اللہ ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے۔

لہٰذا اگر مصنوعی انداز سے تحدید کو جائز قرار دے دیا جائے تو کارخانہ خداوندی جس حکمت اور مصلحت کے تحت چل رہا ہے اس میں خلل پیدا کرنا لازم آئے گا جس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ انسان کی پیدائش میں، چاہے مرد کی ہو یا عورت کی، ارادہ ربانی ہی اصل علت ہے تاہم اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اسباب اختیار کرنے کی ممانعت ہے یا ایسا کرنا قدرت کے اختیار میں دخل اندازی کرنا ہے۔(26) انسان اپنی مرضی کی جنس کے حصول کے لیے محض ایک وسیلہ اختیار کرتا ہے۔ اب اس کا نتیجہ خالص رب تعالیٰ کی مشیت وارادہ سے وابستہ ہے جس کو چاہے نر عطا کرے اور جس کو چاہے مادہ، جس کو چاہے دونوں عطا کرے اور جس کو چاہے بانجھ رکھے۔

جواز کے قائلین کے دلائل:

عدم جواز کے قائلین کی طرح جواز کے قائلین نے بھی نصوص شرعیہ سے استدلال کیا ہے، چنانچہ دلائل نقلیہ میں سے پہلی دلیل آپ ﷺ کی ایک حدیث پیش کی ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا کہ مجھے اپنی ایک باندی بہت پسند ہے، میں اکثر اس سے اپنی جنسی خواہش پوری کرتا ہوں تاہم میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو۔ جس پر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا:(اعزل عنها ان شئت فإنه سياتيها ما قدر لها)(27) یعنی اگر چاہو تو جماع کے دوران باہر انزال کر سکتے ہو، کیونکہ جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا ہو گا وہ تو ہو کر رہے گا۔

اس حدیث سے استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو عزل کرنے کی اجازت دی اور ساتھ یہ واضح کیا کہ ایسا کرنا قدرت کے نظام اور اختیار کو کسی بھی طرح سے روک نہیں سکتا، جس روح نے آنا ہو گا وہ آکر رہے گی، حالانکہ قدرت و نظام خداوندی کو سامنے رکھتے ہوئے اگر دیکھا جائے تو جنس کی تحدید کی نسبت عزل زیادہ خلل پیدا کرتا ہے بایں صورت کہ جنس کی تحدید میں کسی انسان کو آنے سے روکا نہیں جا رہا ہوتا تاہم عزل میں تو جنس کے امتیاز کے بغیر انسان کی پیدائش کو ہی روکنے کے اسباب پیدا کیے جا رہے ہوتے ہیں۔(28)

عقلی دلیل یہ ہے کہ جنس کی تحدید کرنا محض ایک سبب اور وسیلہ ہے، باقی نر پیدا ہو گا یا مادہ، یہ تو محض مشیت خداوندی پر منحصر ہے ۔اور اسباب کی دنیا میں اگر انسان کو اسباب اختیار کرنے سے روک دیا جائے تو انسان سے متعلق یہ کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے کہ وہ خالق کائنات کا خلیفہ ہے؟ یعنی انسان کا کسی بھی شے کے حصول کے لیے اسباب اختیار کرنا، ایک فطری و جبلی تقاضا ہے، باقی نتیجہ کیا ہو گا اس کا فیصلہ تو رب تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔(29)

راجح موقف:

دلائل میں غور و فکر کرنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ عدم جواز کے نسبت جواز کی رائے زیادہ راجح ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان مجبور محض پیدا نہیں کیا گیا بلکہ اس کو کچھ اختیار دیے گئے ہیں جن کو بروئے کار لاکر وہ رب تعالیٰ کے خلیفہ ہونے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ انسان اپنے اختیار سے تحدید جنس کے لئے جو بھی وسیلہ اختیار کرتا ہے اس میں اصل علت اور فیصلہ کن رب تعالیٰ ہی ہوتا ہے کہ اس کی مشیت و ارادہ کے بغیر انسان کی مشیت وارادہ، کسی شے کا حصول ممکن نہیں بنا سکتا۔

اسی طرح عصر حاضر میں اگرچہ علم طب کافی زیادہ ترقی کر چکی ہے تاہم آج بھی بہت سے کیسز ایسے سامنے آتے ہیں جس میں میڈیکل رپورٹ کے برعکس نر یا مادہ کی پیدائش ہوتی ہے، لہذا یہ کہنا کہ اگر جنین کی تحدید کی اجازت دے دی جائے تو رب تعالیٰ کے ارادہ و مشیت میں دخل اندازی ہوگی، درست نہیں ہے۔ کیونکہ خالق کا علم قطعی اور ازلی ہے جب کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی انسان کا علم ظنی اور عطائی ہے۔

تحدید جنس کے فطری و طبعی طریقے اور فقہ اسلامی:

ماقبل میں تحدید جنس کے دو طریقے بیان ہوئے ہیں، ایک طریقہ طبعی ہے جیسا کہ چند مخصوص غذاؤں کا استعمال کرنا، مخصوص ایام میں ہمبستری کرنا وغیرہ۔ ایسے تمام طریقے فقہ اسلامی میں بالکل جائز ہیں، معاصر علماء میں سے کسی عالم کا اس میں اختلاف نہیں ہے۔ جواز کے درج ذیل دلائل ہیں:

حضرت زکریاؑ کی دعا کو قرآن نے بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ:

﴿فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا﴾[30]

وجہ استدلال یہ ہے کہ حضرت زکریاؑ کا اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مخصوص جنس کے انتخاب کی دعا کرنا، جو خود ایک سبب ہے، درست ہے۔ کیونکہ دعا ہمیشہ جائز شے کی ہوتی ہے، ناجائز شے کی دعا کرنا درست نہیں ہے چہ جائیکہ دعا کرنے والا کوئی نبی ہو۔[31] پس انبیائے کرام کے عمل اور قرآن کریم کی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ فطری و طبعی اسباب اختیار کرنا بالکل جائز ہے۔

آپ ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا، اس نے مختلف قسم کے سوالات کیے، جس میں ایک سوال اولاد کی پیدائش میں مرد و عورت کے جرثومہ سے متعلق بھی تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

(" ماء الرجل ابيض، وماء المراة اصفر، فإذا اجتمعا فعلا مني الرجل مني المراة، اذكرا بإذن الله، وإذا علا مني المراة مني الرجل آنثا بإذن الله)[32]

ترجمہ: ''مرد کا پانی سفید ہے اور عورت کا پانی زرد ہے جب یہ دونوں اکھٹے ہوتے ہیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے مرد کی منی پر تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اللہ کے حکم سے۔'' آپ ﷺ کے جواب پر یہودی نے آپ ﷺ کے پیغمبر ہونے کی تصدیق کی اور چلا گیا۔

یہ حدیث بھی اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ فطری و طبعی اسباب اختیار کرنا بالکل جائز ہے بایں صورت کہ جنین کی جنس متعین کرنے کے لیے جو فطری اسباب اختیار کیے جا سکتے ہیں آپ ﷺ نے انہی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ عصر حاضر میں بھی انہی طبعی وسائل کی جانب رجوع کیا جاتا ہے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ ان وسائل کے اختیار کرنے کے طریقہ مختلف ہو سکتے ہیں، نصوص شرعیہ میں ان طریقوں کی حلت و حرمت سے متعلق کوئی واضح اشارہ نہیں ملتا لہذا حکم اپنی اصل پر برقرار رہے گا کہ اشیاء میں اصل حلت ہے لہذا جب تک حرمت کی کوئی صریح اور واضح نص نہیں ہوگی تب تک تمام فطری و طبعی طریقے اختیار کرنا جائز ہے۔

تحدیدِ جنس کے طبّی و معاصر طریقے اور فقہ اسلامی:

تحدیدِ جنین کے لیے عصر حاضر میں جس طرح کے طبّی طریقے اختیار کیے جاتے ہیں، جیسا کہ مائیکرو سورٹ، ایریکسن میتھڈ اور پری امپلانٹیشن جینیٹک ڈائیگنوسس وغیرہ۔ باقاعدہ منصوبہ بندی سے ان طریقوں کا قومی اور ملکی سطح پر استعمال کرنا بالاتفاق ناجائز ہے، کیونکہ یہ عمل واضح طور پر قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے، بایں صورت کہ زمانہ جاہلیت میں ایک جنس کو دوسری جنس پر ترجیح دی جاتی تھی، بیٹوں کو سب کچھ سمجھ کر بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ پس زمانہ جاہلیت کے واضح اور صریح ناجائز کام سے مشابہت کی وجہ سے تحدید جنس کی یہ صورت ناجائز ہے۔ مزید یہ کہ ایسا کرنا صرف شرعی قوانین نہیں بلکہ عالمی قوانین کے بھی خلاف ہے لہذا اس صورت کی بالکل اجازت نہیں ہے۔[33]

البتہ انفرادی اور چند مخصوص میڈیکل کیسز میں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں تو اس حوالے سے معاصر علماء کی مختلف آراء ہیں: (1) عدم جواز[34] (2) جواز[35] (3) توقف[36]

عدم جواز کے قائلین کے دلائل:

1. پہلی دلیل سورۃ الشوریٰ کی وہ دو مشہور آیات ہیں جو انسان کے صاحب اولاد ہونے یا نہ ہونے کا فلسفہ بیان کرتی ہیں کہ:

﴿يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُۚ يَهَبُ لِمَن يَشَآءُ إِنَٰثٗا وَيَهَبُ لِمَن يَشَآءُ ٱلذُّكُورَ ٤٩ أَوۡ يُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانٗا وَإِنَٰثٗاۖ وَيَجۡعَلُ مَن يَشَآءُ عَقِيمًاۚ﴾[37]

ترجمہ: "وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے جسے چاہے لڑکیاں عطا کرتا ہے جسے چاہے لڑکے یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ بنا دیتا ہے۔"

وجہ استدلال یہ ہے کہ مذکورہ آیات نے اس بحث کے فلسفہ کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ کسی بھی انسان کا صاحب اولاد ہونا، بیٹے ہونا یا بیٹیاں ہونا یا بالکل ہی اولاد سے محروم ہونا، ان تمام صورتوں میں اصل علت اور اختیار رب تعالیٰ کا ہے یعنی وہی اپنے علم اور قدرت کو بروئے کار لا کر حکمت و مصلحت کے پیش نظر نسل انسانی کے اجراء کا نظام قائم رکھتا ہے، لہذا اگر طبی طریقوں کے ذریعے جنس انسانی کی تبدیلی کو جائز قرار دیا جائے تو رب تعالیٰ کی جانب سے حکمت پر مبنی قائم کردہ نظام میں دخل اندازی لازم آئے گی، جو درست نہیں ہے۔[38]

استدلال پر اشکال:

وجہ استدلال پر اشکال یہ ہے کہ ہماری بحث رب تعالیٰ کی قدرت، اردہ اور مشیت سے متعلق نہیں ہے، ہم صرف اسباب کی حد تک ایک جائز راستہ تلاش کرنے کی جستجو کر رہے ہیں۔ جہاں تک قدرت الٰہی کا تعلق ہے، اس پر کسی قسم کی بحث ہی نہیں ہے کہ میڈیکل سائنس جتنی بھی ترقی کر جائے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ خداوند تعالیٰ کے ارادے کو بدل سکے۔[39]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ﵟوَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَﵞ[40]

ترجمہ: اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے ہیں، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ اس دنیا کو جاری و ساری رکھنے کے لیے قدرت نے پہلے ہی سے ایک نظام تشکیل دیا ہے، جس میں آج تک کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہو سکی ہے۔ نسل انسانی کا اجراء اور تخلیق اسی قدرتی نظام کا ایک حصہ ہے، اگر اس میں تبدیلی کو روا رکھ لیا جائے تو قدرت کے قائم کردہ نظام میں ردوبدل لازم آئے گا، جس کی اجازت نہیں ہے۔[41]

استدلال پر اشکال:

اس استدلال پر دو طرح کے اشکال ہیں: ایک اشکال یہ ہے کہ ہماری بحث محض مخصوص اور محدود حالات سے متعلق ہے، ملکی و عالمی سطح پر جنس کی تبدیلی کو پہلے ہی ناجائز قرار دیا جا چکا ہے، اس لیے مکمل نظام کو بنیاد بنا کر استدلال کرنا محل نظر ہے۔

مزید یہ کہ ایک ہے رب تعالیٰ کی مشیت و ارادہ اور ایک ہے انسان کا اختیار۔ جہاں تک قدرت کی بات ہے اس میں دخل اندازی کرنا کسی کی مجال نہیں ہے، تاہم اسباب کا استعمال کر کے کسی شے کو حاصل کرنا، قدرتی نظام میں مخل ہونا نہیں ہے۔ جیسا کہ اگر کوئی شخص قدرتی طور پر بانجھ ہے، اور اب اس کا علاج معالجہ کیا جا رہا ہے، اس کو کوئی بھی قدرتی نظام کے خلاف کہتا، بعینہٖ اسی طرح چند مخصوص حالات میں تحدید جنس ایک انسانی کاوش ہے۔[42]

2. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ﵟٱللَّهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ ٱلۡأَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُۚﵞ[43]

ترجمہ: جس کسی مادہ کو جو حمل ہوتا ہے، اللہ اس کو بھی جانتا ہے، اور ماؤں کے رحم میں جو کوئی کمی بیشی ہوتی ہے اس کو بھی وہ جانتا ہے۔

﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلۡغَيۡثَ وَيَعۡلَمُ مَا فِي ٱلۡأَرۡحَامِۖ﴾(44)

ترجمہ: یقیناً قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹ میں ہے۔

ان دونوں آیات کو بنیاد بنا کر یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ماں کے پیٹ میں جو کچھ ہے، وہ محض علم الٰہی کے ساتھ خاص ہے، انسان کے لیے اس علم تک رسائی ممکن ہی نہیں۔ لہذا جس شے کا علم انسان کو نہیں دیا گیا اس شے کو اپنی مرضی کے مطابق بنا لینا کیسے ممکن ہے؟(45)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِٱلۡأُنثَىٰ ظَلَّ وَجۡهُهُۥ مُسۡوَدّٗا وَهُوَ كَظِيمٞ ٥٨﴾(46)

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں کڑھتا رہتا ہے۔

اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ اگر تحدید جنس کی اجازت دے دی جائے تو اس سے زمانہ جاہلیت میں ہونے والی نہایت ہی قبیح حرکت کی مشابہت لازم آتی ہے۔ یعنی بظاہر اگرچہ آپ کسی عورت کی پیدائش پر ناخوش نہیں ہو رہے لیکن عملاً آپ یہی کر رہے ہیں۔ اور جس طرح زمانہ جاہلیت میں یہ عمل ایمان کے منافی تھا آج بھی منافی ہے لہذا یہ ناجائز ہے۔(47)

وجہ استدلال پر اشکال:

اس استدلال پر اشکال یہ ہے کہ مذکورہ آیت سے اگلی ہی آیت(48) میں مذکور ہے کہ بیٹی پیدا ہونے پر وہ لوگ معاشرہ کا سامنا کرنے سے ڈرتے تھے، لوگوں سے ملنا چھوڑ دیتے تھے، جب کہ آج کل ایسا نہیں ہوتا۔ مزید یہ کہ تحدید جنس میں ضروری نہیں کہ نرینہ اولاد کے لیے ہی تحدید کرائی جائے بعض اوقات بیٹی کے حصول کے لیے بھی ایسا کیا جاتا ہے لہذا جدید دور کے عمل کو زمانہ جاہلیت سے مشابہہ قرار دینا درست نہیں ہے۔(49)

3. سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَلَأُضِلَّنَّهُمۡ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَأٓمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلۡأَنۡعَٰمِ وَلَأٓمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ ٱللَّهِۚ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيۡطَٰنَ وَلِيّٗا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانٗا مُّبِينٗا ١١٩﴾[50]

"اور میں انھیں گمراہ کر کے چھوڑوں گا، انھیں امیدیں دلاؤں گا اور انھیں حکم دوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان پھاڑ ڈالیں اور انھیں یہ بھی حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کر ڈالیں اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا اس نے صریح نقصان اٹھایا۔"

وجہ استدلال واضح ہے کہ تحدید جنس رب تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر و تبدل کرنا اور شیطانی کام ہے لہذا یہ جائز نہیں ہے۔(51)

وجہ استدلال پر اشکال:

اشکال یہ ہے کہ تحدید جنس میں مرد کا جرثومہ اور عورت کا بیضہ وہی ہے جس سے پہلے کسی بچہ کا جنم ہوناتھا، مزید یہ کہ شیطانی عمل یہ ہے کہ تخلیق کے وجود میں آنے کے بعد اس میں تبدیلی کی جائے، ہماری بحث اس سے پہلے کے حالات سے متعلق ہے لہذا استدلال درست نہیں ہے۔(52)

جواز کے قائلین کے دلائل:

جواز کے قائلین نے مختلف آیات سے سے استدلال کیا ہے جیسا کہ:

1. ﴿فَهَبۡ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيّٗا ٥ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنۡ ءَالِ يَعۡقُوبَۖ﴾(53)

ترجمہ: "آپ خاص اپنے پاس سے مجھے ایک ایسا وارث عطا کر دیجیے۔ جو میرا بھی وارث ہو، اور یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد سے بھی میراث پائے۔"

ان دونوں آیات سے استدلال یہ ہے کہ حضرت زکریاؑ کی دعا کا اسلوب واضح طور پر بتا رہا ہے کہ رب تعالیٰ سے نرینہ اولاد طلب کرنا جائز ہے۔ جب دعا جائز ہے تو لامحالہ اس فعل کو کرنا بھی درست ہے، کیونکہ جس طرح ناجائز شے کو کرنا درست نہیں ہے اسی طرح اس کی دعا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ ماحصل یہ کہ نرینہ اولاد کے لیے دعا کرنا اگر درست ہے تو اس کے حصول کے لیے جائز طریقے اختیار کرنا بھی درست ہے۔(54)

استدلال پر اشکال:

1۔ مذکورہ آیت میں ایک نبی نے رب تعالیٰ سے اپنا وارث مانگا ہے، اور غالب گمان یہی ہے کہ یہ وارث نبوت میں وراثت کے لیے مانگا جا رہا تھا لہذا اس سے کلی حکم اخذ کرنا درست نہیں ہے۔(55)

اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت زکریاؑ نے محض نرینہ اولاد نہیں بلکہ نبوت کے لیے وارث مانگا تھا تو ہمارا مدعیٰ پھر بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ بایں صورت کہ نبوت کا وارث مانگنا مستلزم ہے، اور حضرت زکریاؑ نے بھی اسی کی دعا کی تھی۔ لہذا نرینہ اولاد کے لیے اسباب اختیار کرنا تو ثابت ہو رہا ہے چاہے اس کے حصول کے مقاصد کوئی بھی ہوں لہذا اشکال درست نہیں ہے۔

2. دوسری دلیل یہ ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق تحدید جنس اختیار کرنا در اصل اسباب اختیار کرنا ہے اور اسباب اختیار کرنا مشروع عمل ہے۔ لہذا اس عمل کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔(56)

3. تیسری دلیل یہ ہے کہ اصول فقہ میں ایک قاعدہ بیان ہوتا ہے کہ " الاصل فی الاشیاء الاباحة"[57] یعنی فی نفسہٖ انسان کے لیے ہر شے کا استعمال کرنا درست ہے۔

اب اس اصول سے استدلال یہ ہے کہ کسی بھی جنس کے حصول کی طلب ایک جائز اور درست عمل ہے لہذا اس جائز عمل کے حصول کے لیے وہ تمام طریقے اختیار کرنا جائز ہوگا جس کو قرآن وسنت نے صریح طور پر حرام قرار نہ دیا ہو لہذا عصر حاضر میں تحدید جنس کے اسباب کو اپنی شرائط کے ساتھ استعمال کرنا درست ہے۔[58]

4. چوتھی دلیل یہ ہے کہ اشیاء کو اپنی مرضی کے مطابق بنانا انسان کی فطری وطبعی خواہش ہے، جس میں اولاد کا حصول بھی شامل ہے۔ لہذا اگر کوئی انسان اپنی فطری وطبعی خواہشات کو جائز اسباب کے ذریعے سے حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو ممنوع اور ناجائز قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں بنتی۔[59]

توقف کے قائلین کے دلائل:

جواز وعدم جواز میں سے کسی ایک رائے کو ترجیح نہ دینے والے حضرات کا کہنا یہ ہے کہ مذکورہ مسئلہ کی تمام تر جزئیات اور تفصیلات ابھی تک ہمارے سامنے واضح نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ اس مسئلہ میں سامنے آنے والے تجربات اور نتائج سے مسئلہ کی مکمل وضاحت نہیں ہو سکی ہے، جب کہ یہ اصول ہے کہ کسی بھی مسئلہ کے حوالے سے جواز وعدم جواز کی رائے قائم کرنے کے لیے مسئلہ کا من کل الوجوہ واضح ہونا ضروری ہوتا ہے، لہذا تاحال اس حوالے سے توقف کرنا ہی بہتر موقف ہے۔[60]

راجح موقف:

تمام تر دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے اس مسئلہ میں جواز کی رائے زیادہ راجح ہے تاہم اس کے لیے درج ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

1. تحدید جنس کے لیے اختیار کیے جانے والے اسباب سے متعلق یہ عقیدہ پختہ ہو کہ یہ سب کچھ محض وسائل اور راستے ہیں، اولاد دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ چاہے تو بیٹا دے اور چاہے تو بیٹی۔
2. طبّی معائنہ اور علاج معالجہ کے دوران عورت کے لیے کوئی بھی باعث تکلیف عمل اختیار نہ کیا جائے۔
3. میاں بیوی کی زندگی میں دونوں کی مرضی سے سارا عمل ہونا چاہیے۔
4. بشری استطاعت اور تمام تر احتیاط ملحوظ خاطر رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ نسل انسانی کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

5. علاج کرنے والا طبیب ماہر اور اپنے فن میں حاذق ہونا چاہیے،اس کے علاوہ خداخوفی اور رب تعالیٰ پر کامل ایمان کا حامل ہو،تاکہ والدین کو تحدید جنس کا مشورہ صرف اسی وقت دے ، جس وقت شدید ضرورت ہو ، محض اپنے پیسوں کے لیے اس تمام تر میڈیکل پراسس سے گزرنے کا ہر گز مشورہ نہ دے۔

تجزیہ:

اولاد کی حصول کی فطری خواہش کی تکمیل کے لئے انسانوں نے قدرتی طریقوں کو نظرانداز کرتے ہوئے، طبّی طریقہ کار کے ذریعے ترجیح کے مطابق جنین بنانے کی کوشش کی کہ جدید طبّی طریقوں کے ذریعے مرد کے نطفہ کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس سے پیدا ہونے والی ایک مخصوص جنس ،بیٹا یا بیٹی ہو۔یعنی جدید طبّی ٹیکنالوجی کے ذریعے مرد کے جرثومہ کو اپنی من پسند جنس کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے انسانی جنس کی تعیین من جملہ علم غیب اور رب تعالیٰ کی مشیت سے متعلق ہے

جنس کی تعیین و تحدید کے اعتبار سے شریعت اسلامی میں دو قسم کی آراء پائی جاتی ہیں: عدم جواز کی رائے یہ ہے کہ جنس کی تحدید دراصل رب تعالیٰ کی مشیت وارادہ اور اس کے علم غیب میں دخل اندازی کے مترادف ہے،لہذا یہ جائز نہیں ہے۔

جب کہ جواز کی رائے یہ ہے کہ جنس کی تعیین و تحدید رب تعالیٰ کی مشیت وارادہ میں دخل اندازی نہیں ہے،اس لیے ایسا کرنا چند شرائط کے ساتھ جائز ہے-

اسی طرح تحدید جنس کی جوازی صورت کے کچھ اصول و ضوابط ہیں جیسا کہ مخصوص جنس کی تحدید کے لیے واقعی کوئی طبّی، معاشرتی،اقتصادی اور شرعی ضرورت ہو،والدین کی رضامندی ہو ، علاج معالجہ کے دوران مکمل طور پر تسلی کرلی گئی ہو کہ علاج کرنے والا طبیب اپنے کام میں ماہر اور دیانت دار ہے، طبّی اداروں اور ہسپتالوں کے اندر ستر عورت کا خوب خیال رکھا جائے، طبّی اداروں اور ہسپتالوں کے اندر مکمل قانون سازی کی گئی ہو کہ انسان کی حفاظت کا خوب اہتمام ہوگا،ہر ایک شخص کا مکمل ریکارڈ ہوگا اور یہ اصول ہر جگہ مد نظر رکھے جاتے ہیں-

جنین کی جنس کو متعین کرنے کے لیے عصر حاضر میں جس طرح کے طبّی طریقے اختیار کیے جاتے ہیں، جیسا کہ مائیکروسورٹ،ایریکسن میتھڈ اور پری امپلانٹیشن جینیٹک ڈائیگنوسس وغیرہ۔ باقاعدہ منصوبہ بندی سے ان طریقوں کا قومی اور ملکی سطح پر استعمال کرنا بالاتفاق ناجائز ہے، کیونکہ یہ عمل واضح طور پر قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہے، بایں صورت کہ زمانہ جاہلیت میں ایک جنس کو دوسری جنس پر ترجیح دی جاتی تھی، بیٹوں کو ہی سب کچھ سمجھ کر بیٹیوں کو زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔ پس زمانہ جاہلیت کے واضح اور صریح ناجائز کام سے مشابہت کی وجہ سے تحدید جنس کی یہ صورت ناجائز ہے۔ مزید یہ کہ ایسا کرنا صرف شرعی قوانین نہیں بلکہ عالمی قوانین کے بھی خلاف ہے لہذا اس صورت کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ البتہ انفرادی اور چند مخصوص میڈیکل کیسز میں جواز حوالے سے معاصر علماء کی مختلف آراء ہیں-

تمام تر دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے اس مسئلہ میں جواز کی رائے زیادہ راجح ہے تاہم اس کے لیے درج ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

تحدید جنس کے لیے اختیار کیے جانے والے اسباب سے متعلق یہ عقیدہ راسخ ہو کہ یہ سب کچھ محض وسائل اور راستے ہیں، اولاد دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ طبّی معائنہ اور علاج معالجہ کے دوران اختیار نہ کیا جائے جو عورت کے لیے باعث تکلیف دینے والا عمل اختیار نہ کیا جائے، میاں بیوی کی مرضی سے سارا عمل ہونا چاہیے۔ علاج کرنے والا طبیب ماہر اور رب تعالیٰ پر کامل ایمان کا حامل ہو، تاکہ والدین کو تحدید جنس کا مشورہ صرف اسی وقت دے، جس وقت شدید ضرورت ہو، محض اپنے پیسوں کے لیے اس تمام تر میڈیکل پراسس سے گزرنے کا ہرگز مشورہ نہ دے۔

حوالہ جات وکتابیات

(1) الجوھری، اسماعیل بن حماد، تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، طبع چہارم (بیروت، دار العلم، 1987ء)، ج5، ص، 2094؛ افریقی، ابن منظور، لسان العرب، (بیروت، دار صادر، س۔ن)، ج13، ص92۔

Al-Jawhari, Ismail bin Hammad, Taj al-Lughah wa Sahah al-Arabiyyah, Taba Chaharum (Beirut: Dar al-Ilm,1987),Jild5,Safha2094
Afriqi, Ibn Manzoor, Lisan al-Arab (Beirut: Dar Sadir, S.N.), Jild 13, Safha 92.

(2) ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، طبع دوم، (بیروت، دار الفکر، 1992ء) ج6، ص587۔

Ibn Abidin, Radd al-Muhtar ala al-Durr al-Mukhtar, Taba Dom (Beirut: Dar al-Fikr, 1992), Jild 6, Safha 587.

(3) الماوردی، علی بن محمد، الحاوی الکبیر، طبع اول (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1999ء) ج12، ص385۔

Al-Mawardi, Ali bin Muhammad, Al-Hawi al-Kabir, Taba Awwal (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1999), Jild 12, Safha 385

(4) الاندلسی، ابن عبد البر، التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، (وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ، 1387ھ) ج6، ص483۔

Al-Andalusi, Ibn Abd al-Barr, Al-Tamheed Lima Fi al-Muwatta min al-Ma'ani wa al-Asanid (Wazarat Umum al-Awqaf wa al-Shu'un al-Islamiyyah, 1387H), Jild 6, Safha 483.

(5) البھوتی، منصور بن یونس، کشاف القناع (بیروت، دار الکتب العلمیۃ،) ج6، ص23۔

Al-Bahuti, Mansur bin Yunus, Kashaf al-Qina (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah), Jild 6, Safha 23.

(6) السنباطی، ڈاکٹر عطا عبد العاطی، بنوک النطف والاجنۃ، طبع اول (دار النھضۃ العربیۃ، 2001ء) ص6۔

Al-Sunbati, Dr. Ata Abd al-Ati, Bunuk al-Nutf wa al-Ajninah, Taba Awwal (Dar al-Nahdah al-Arabiyyah, 2001), Safha 6

(7) Ross MG, Desai M, Ervin MG. Fetal development, physiology, and effects on long-term health. In: Landon MB, Galan HL, Jauniaux ERM, et al, eds. Gabbe's Obstetrics: Normal and Problem Pregnancies. 8th ed. Philadelphia, PA: Elsevier; 2021.

(8) طارق عبد المنعم، احکام التدخل الطبی فی النطف البشریۃ فی الفقہ الاسلامی، (الاردن، دار النفائس، 2010ء) ص126۔

Tariq Abd al-Mun'im, Ahkam al-Tadakhul al-Tibbi fi al-Nutaf al-Bashariyyah fi al-Fiqh al-Islami (Al-Urdun: Dar al-Nafa'is, 2010), Safha 126.

(9) د، عبد الھادی، العلاج الجینی واستنساخ الاعضاء البشریۃ رؤیۃ مستقبلیۃ للطب والعلاج خلال القرن الحادی والعشرین ، طبع اول (قاھرہ، الدار المصریۃ اللبنانیۃ، 1999ء)، ص114، 125۔

Abd al-Hadi, Al-Ilaj al-Jeeni wa Istinsakh al-A'ada al-Bashariyyah: Ru'ya Mustaqbaliyya lil-Tibb wa al-Ilaj Khilal al-Qarn al-Hadi wa al-Ishreen, Taba Awwal (Qahira: Al-Dar al-Masriyyah al-Lubnaniyyah, 1999), Safha 114, 125.

(10) ایضاً۔

(11) مسلم، مسلم بن حجاج، القشیری، صحیح مسلم، کتاب القدر، باب كَيْفِيَّةِ الْخَلْقِ الآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ، حدیث:6726۔

Muslim, Muslim bin Hajjaj al-Qushayri, Sahih Muslim, Kitab al-Qadr, Bab Kayfiyyat al-Khalq al-Adami fi Batn Ummihi wa Kitabat Rizqihi wa Ajalihi wa Amalihi wa Shaqaawatihi wa Sa'adatihi, Hadith: 6726.

(12) البار، محمد علی، الدکتور، السباعی، الزہیر، الطبیب ادبہ وفقہ، طبع سوم (دار القلم، دمشق، 2005ء)ص313-314۔

Al-Bar, Muhammad Ali, Dr., Al-Siba'i, Al-Zuhayr, Al-Tabeeb Adabuhu wa Fiqh, Taba Thalith (Dar al-Qalam, Damascus, 2005), Safha 313, 314.

(13) جیسا کہ حضرت زکریاؑ کی دعا سورۃ الانبیاء میں ذکر ہوئی ہے۔﴿وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ﴾الانبیاء: 89۔

Jaisa ke Hazrat Zakariya (AS) ki dua Surah Al-Anbiya mein zikar hui hai:
﴿ وَزَكَرِيَّآ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ ﴾
Al-Anbiya: 89.

(14) المدحجی، احکام النوازل فی الانجاب (ریاض، دار کنوز اشبیلیا، 2011ء)ج3، ص983۔

Al-Madhhaji, Ahkam al-Nawazil fi al-Injabi (Riyadh: Dar Kunuz Ashbiliyya, 2011), Jild 3, Safha 983.

(15) د، علی محی الدین، فقہ القضایا الطبیۃ المعاصرۃ، ص557۔

Ali Muhyiddin, Fiqh al-Qadhaya al-Tibbiyyah al-Mu'asirah, Safha 557.

(16) ایضاً۔

(17) Lotfollah Dezkham, Hakime Dezkham, Sex selection from Islam point of view, PMC Pubmed, National Library of Medicine ,USA April2014,ed12(40,p289

(18) مکہ مکرمہ میں موجود افتاء کمیٹی کے علماء کی یہی رائے ہے، اسی طرح ڈاکٹر عبد العظیم المطعنی اور ڈاکٹر محمد الراوی نے بھی عدم جواز کو ہی اختیار کیا ہے۔ ملاحظہ کریں: معرکۃ فقھیۃ بین علماء الازھر بسبب فتاویٰ "التحکم فی نوع الجنین" (جریدۃ الوطن، العدد، 1648، 2005ء)؛ فادیۃ محمد توفیق ابو عیشۃ، موقف الشریعۃ من تحدید جنس الجنین، ص94۔

Makkah Mukarramah mein maujood Ifta Committee ke Ulama ki yehi raye hai, is tarah Dr. Abdul Azim al-Mut'ani aur Dr. Muhammad al-Rawi ne bhi adam ijazah ko hi ikhtiyar kiya hai. Mulaahiza karein: Ma'arikat Fiqhiyyah bain Ulama al-Azhar bisabab Fatawa "Al-Tahakkum fi Naw' al-Janayn" (Jaridat al-Watan, al-'Adad 1648, 2005); Fadiyyah Muhammad Tawfiq Abu Aisha, Muwqif al-Shari'ah min Tahdeed Jins al-Janayn, Safha 94.

(19) جیسا کی ما قبل اصول وضوابط بیان ہو چکے ہیں۔

(20) ڈاکٹر یوسف القرضاوی، ڈاکٹر محمد رافت عثمان، ڈاکٹر نصر فرید واصل اور ڈاکٹر نجم عبد الواحد نے یہ موقف اپنایا ہے۔ ملاحظہ کریں: القرضاوی، محمد یوسف، فتاویٰ معاصرۃ (دار القلم، کویت، 1994ء) ج 1، ص 576؛ معرکۃ فقھیۃ بین علماء الازھر بسب فتاویٰ "التحکم فی نوع الجنین" (جریدۃ الوطن، العدد، 1648، 2005ء)؛ ڈاکٹر نجم عبد الواحد، تحدید جنس الجنین، (مجمع الفقہ الاسلامی، مکہ مکرمہ، الدورۃ الثامنۃ عشر)، ص 516۔

Dr. Yusuf al-Qaradawi, Dr. Muhammad Rafat Osman, Dr. Nasr Farid Wasel, aur Dr. Najm Abd al-Wahid ne ye mawqif apnaya hai. Mulaahiza karein: Qaradawi, Muhammad Yusuf, Fatawa Mu'asirah (Dar al-Qalam, Kuwait, 1994), Jild 1, Safha 576; Ma'arikat Fiqhiyyah bain Ulama al-Azhar bisabab Fatawa "Al-Tahakkum fi Naw' al-Janayn" (Jaridat al-Watan, al-'Adad 1648, 2005); Dr. Najm Abd al-Wahid, Tahdeed Jins al-Janayn, (Majma' al-Fiqh al-Islami, Makkah Mukarramah, al-Dawrah al-Thaminah 'Asharah), Safha 516.

(21) لقمان: 34

(22) البخاری، الجامع الصحیح، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: {عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا}، حدیث: 7379۔

Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Tawhid, Bab Qawl Allah Ta'ala: {Aalim al-Ghayb Fa La Yuzhiru 'Ala Ghaybihi Ahadan}, Hadith: 7379.

(23) العشی، منال محمد رمضان، اثر الامراض الوراثیۃ علی الحیاۃ الزوجیۃ، (کلیۃ الشریعۃ والقانون، غزۃ، 2008ء) ص 140۔

Al-Ashi, Manal Muhammad Ramadan, Aathar al-Amraadh al-Wirathiyyah 'Ala al-Hayat al-Zawjiyyah, (Kulliyat al-Shari'ah wal-Qanun, Gaza, 2008), Safha 140.

(24) ڈاکٹر محمد سقا، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الفقہ الاسلامی، ص 17-18۔

Dr. Muhammad Saqqa, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Fiqh al-Islami, Safha 17-18.

(25) الشوریٰ: 49۔

Ash-Shura: 49.

(26) ڈاکٹر محمد احمد طہ، الانجاب بین التجریم والمشروعیۃ، ص 237-238۔

Dr. Muhammad Ahmad Taha, Al-Injāb bayn al-Tajreem wal-Mashru'iyyah, Safha 237-238.

(27) مسلم، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، حدیث 3556۔

Muslim, Sahih Muslim, Kitab al-Nikah, Bab Hukm al-'Azl, Hadith 3556.

(28) فادیۃ محمد توفیق ابو عیشۃ، موقف الشریعۃ من تحدید جنس الجنین، ص 95۔

Fadiyyah Muhammad Tawfiq Abu Aisha, Muwqif al-Shari'ah min Tahdeed Jins al-Janayn, Safha 95.

(29) ایضاً۔

(30) سورۃ مریم: 5-6۔

Surah Maryam: 5-6.

(31) فادیۃ محمد توفیق ابو عیشۃ، موقف الشریعۃ من تحدید جنس الجنین، ص 108۔

Fadiyyah Muhammad Tawfiq Abu Aisha, Muwqif al-Shari'ah min Tahdeed Jins al-Janayn, Safha 108.

(32) مسلم، صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب بَيَانِ صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوقٌ مِنْ مَائِهِمَا، حدیث: 716۔

Muslim, Sahih Muslim, Kitab al-Hayd, Bab Bayan Sifat Maniyy al-Rajul wal-Mar'ah wa Ann al-Walad Makhluq min Ma'ihima, Hadith: 716.

(33) ابراھیم القطان، ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام، ص122،349؛ محمود علی وآخرون، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص299،302

Ibrahim al-Qattan, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 122, 349; Mahmoud Ali wa Akharun, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 299, 302.

(34) ذیل میں چند اہل علم کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

Zail mein chand Ahl-e-Ilm ke naam zikar kiye jate hain:

1. د، فضل عباس، تفصیل کے لیے دیکھیں، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص307،296

2. Fazl Abbas, Tafseel ke liye dekhein, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 296, 307.

3. د، راجح الکردی، تفصیل کے لیے دیکھیں، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص297،304

4. Rajih al-Kurdi, Tafseel ke liye dekhein, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 297, 304.

5. د، علی الصواء، تفصیل کے لیے دیکھیں، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص297-298

6. Ali al-Sawaa, Tafseel ke liye dekhein, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 297-298.

7. د، ھمام سعید، تفصیل کے لیے دیکھیں، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص300

8. Himam Said, Tafseel ke liye dekhein, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 300.

9. د، ماجد ابو رخیۃ، تفصیل کے لیے دیکھیں، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص301-302

10. Majid Abu Rakhiyyah, Tafseel ke liye dekhein, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 301-302.

11. د، یوسف القرضاوی، تفصیل کے لیے دیکھیں، من ھدی الاسلام فتاوی معاصرۃ، ج1، ص610، اپنی اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ اصلاً یہ صورت ناجائز ہے البتہ کوئی ایسی ضرورت شدیدہ جس کو ماہرین ضرورت سمجھتے ہوں اس کی وجہ سے جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

12. Yusuf al-Qaradawi, Tafseel ke liye dekhein, Min Hadi al-Islam Fatawa Mu'asirah, Jild 1, Safha 610. Apni is kitaab mein Dr. Sahib ne likha hai ke asal mein ye soorat najaiz hai, balkeh koi aisi zarurat shadidah jo maharin zarurat samajhte hon, uski wajah se ijazah ki gunjaish nikal sakti hai.

13. عبدالرحمن عبدالخالق، تفصیل کے لیے دیکھیں، ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام، ص109-111

14. Abd al-Rahman Abd al-Khaliq, Tafseel ke liye dekhein, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 109-111.

(35) ذیل میں چند کے نام ذکر کیے جاتے ہیں: ، محمد الاشقر، تفصیل کے لیے دیکھیں، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص303-304، د، محمد شبیر، تفصیل کے لیے دیکھیں، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص299، د، عارف علی عارف، تفصیل کے لیے دیکھیں، جماعۃ من الدکتور، قضایا فقھیۃ فی الجینات البشریۃ، طبع اول (اردن، دار النفائس، 2001ء)، ص788، الدسوقی، ابراھیم، تفصیل کے لیے دیکھیں، ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام، ص104-105، د، یوسف القرضاوی، من ھدی الاسلام، ج1، ص610

Zail mein chand ke naam zikar kiye jate hain:

Muhammad al-Ashqar, Tafseel ke liye dekhein, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 303-304.Dr. Muhammad Shabbir, Tafseel ke liye dekhein, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 299.Aarif Ali Aarif, Tafseel ke liye dekhein, Jama'at min al-Doctors, Qadhaya Fiqhiyyah fi al-Jinayat al-Bashariyyah, Taba Awwal (Urdun: Dar al-Nafa'is, 2001), Safha 788.Al-Dusuqi, Ibrahim, Tafseel ke liye dekhein, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 104-105.Dr. Yusuf al-Qaradawi, Min Hadi al-Islam, Jild 1, Safha 610.

(36) جھاد حمد حمد، الاحکام الشرعیۃ فی ضوء المستجدات الطبیۃ والبیولوجیۃ العصریۃ، ص417؛ ایوب سعید زین العطیف، تحدید جنس الجنین، ج2، ص1703۔

Jihad Hamad Hamad, Al-Ahkam al-Shari'ah fi Dhaw' al-Mustajaddat al-Tibbiyyah wal-Biologiyyah al-'Asriyyah, Safha 417; Ayoub Saeed Zain al-Atif, Tahdeed Jins al-Janayn, Jild 2, Safha 1703.

(37) الشوری:49-50

Ash-Shura: 49-50.

(38) د، یوسف القرضاوی، من ھدی الاسلام، ج1، ص610؛ قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص297۔

Yusuf al-Qaradawi, Min Hadi al-Islam, Jild 1, Safha 610; Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 297.

(39) ایضا، جماعۃ من الاطباء، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص303؛ ابراھیم القطان، ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام، ص113

Izaa, Jama'at min al-Atibaa, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 303; Ibrahim al-Qattan, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 113.

(40) الذاریات:49

Adh-Dhariyat: 49.

(41) جماعۃ من الاطباء، قضایا طبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ، ج2، ص297-298

Jama'at min al-Atibaa, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 297-298.

(42) ایضا،ج2،ص299،303۔

Izaa, Jild 2, Safha 299, 303.

(43) الرعد:8

Ar-Ra'd: 8.

(44) لقمان:34

Luqman: 34.

(45) د،القرضاوی، من ھدی الاسلام،ج1،ص610؛جماعۃ من الاطباء،قضایاطبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ،ج2،ص299

Al-Qaradawi, Min Hadi al-Islam, Jild 1, Safha 610; Jama'at min al-Atibaa, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 299.

(46) النحل:58

An-Nahl: 58.

(47) جماعۃ من الاطباء، قضایاطبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ،ج2،ص300؛ابراھیم القطان،ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام،ص99-100

Jama'at min al-Atibaa, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 300; Ibrahim al-Qattan, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 99-100.

(48) النحل:59

An-Nahl: 59.

(49) جماعۃ من الاطباء، قضایاطبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ،ج2،ص302-303؛ابراھیم القطان،ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام،ص105

Jama'at min al-Atibaa, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 302-303; Ibrahim al-Qattan, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 105.

50 النساء:119

An-Nisa: 119.

(51) ابراھیم القطان، ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام،ص102

Ibrahim al-Qattan, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 102.

(52) ایضا،ص103

Izaa, Safha 103.

(53) مریم:5-6

Maryam: 5-6.

(54) د،ایاد زبراھیم، الھندسۃ الوراثیۃ بین معطیات العلم وضوابط الشرع،ص124،132؛ابراھیم،القطان،ندوۃ الانجاب فی ضوء الاسلام،ص97-98

Ayad Zubairahim, Al-Handasah al-Wirasiyyah Bayn Ma'utiyat al-Ilm wa Dawaabit ash-Shari'ah, Safha 124, 132; Ibrahim al-Qattan, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 97-98.

(55) د،القرضاوی،یوسف، من ھدی الاسلام،ج1،ص610؛جماعۃ من الاطباء، قضایاطبیۃ معاصرۃ فی ضوء الشریعۃ الاسلامیۃ،ج2،ص304۔

Al-Qaradawi, Yusuf, Min Hadi al-Islam, Jild 1, Safha 610; Jama'at min al-Atibaa, Qadhaya Tibbiyyah Mu'asirah fi Dhaw' al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jild 2, Safha 304.

(56) ابراھیم،القطان،ندوۃالانجاب فی ضوءالاسلام،ص104-105

Ibrahim al-Qattan, Nadhwat al-Injāb fi Dhaw' al-Islām, Safha 104-105.

(57) السیوطی، الاشباہ والنظائر،ص60؛ابن نجیم،الاشباہ والنظائر،ص66۔

Al-Suyuti, Al-Ashbah wal-Naza'ir, Safha 60; Ibn Nujaym, Al-Ashbah wal-Naza'ir, Safha 66.

(58) البار، محمد علی، اخلاقیات التلقیح الاصطناعی،ص48؛د،ایاد ابراھیم،الھندسۃالوراثیۃ،ص125۔

Al-Baar, Muhammad Ali, Akhlaqiyat at-Talqih al-Istina'i, Safha 48; Dr. Ayad Ibrahim, Al-Handasah al-Wirasiyyah, Safha 125.

(59) د،ایاد ابراھیم،الھندسۃالوراثیۃ،ص125؛قضایاطبیۃ معاصرۃ فی ضوءالشریعۃالاسلامیۃ،ج2،ص303

Al-Baar, Muhammad Ali, Akhlaqiyat at-Talqih al-Istina'i, Safha 48; Dr. Ayad Ibrahim, Al-Handasah al-Wirasiyyah, Safha 125.

(60) ماجدۃ محمود احمد، تحسین النسل من منظور اسلامی،ج2،ص1920۔

Al-Baar, Muhammad Ali, Akhlaqiyat at-Talqih al-Istina'i, Safha 48; Dr. Ayad Ibrahim, Al-Handasah al-Wirasiyyah, Safha 125.